(اسماء و صفات کورس)

چوتھا حصہ

اسے دل میں بسانا ہے

نگہت ہاشمی

النور پبلیکیشنز

(اسماء وصفات کورس)

چوتھا حصہ

اسے دل میں بسانا ہے

نگہت ہاشمی

النور پبلیکیشنز

نام کتاب : اسے دل میں بسانا ہے (اسماء وصفات) چوتھا حصہ

مصنفہ : نگہت ہاشمی

طبع اول : دسمبر2017ء

تعداد : 1200

ناشر : النور انٹرنیشنل

لاہور : 102-H گلبرگ III، نزد فردوس مارکیٹ، لاہور

فون نمبر : 0336-4033045, 042-35881169, 042-35851301

کراچی : گراؤنڈ فلور کراچی بیچ ریزیڈنسی نزد بلاول ہاؤس، کلفٹن بلاک II، کراچی

فون نمبر : 0336-4033034، 021-35292341-42

فیصل آباد : 121-A فیصل ٹاؤن، ویسٹ کینال روڈ، فیصل آباد

فون نمبر : 03364033050، 041-8759191

ای میل : sales@alnoorpk.com

ویب سائٹ : www.alnoorpk.com

فیس بک : Nighat Hashmi, Alnoor International

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تذکرہ ہے جہانوں کے بادشاہ کا:

وہ جسے نگاہیں دیکھ نہیں سکتیں

وہ جس کو حواس محسوس نہیں کر سکتے

وہ جو شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے

وہ جو پکار سنتا ہے اور جواب دیتا ہے

وہ جو ساری مانگیں پوری کرنے والا ہے

وہ جو کائنات کی ہر چیز کو پیدا کرنے والا ہے

وہ رب عظیم کہتا ہے:

﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ﴾ (البقرۃ:186)

”جب میرے بندے آپ سے میرے بارے میں سوال کریں تو آپ انھیں بتا دو کہ میں قریب ہوں۔“

ہاں وہ قریب ہے

بات ہماری ہے کہ ہم اس کے کتنے قریب ہیں؟ اور کیسے قریب ہو سکتے ہیں اس کے وہ جو ہمارے قریب ہے، وہ ہماری سنتا ہے اور انسان جو اس کی مخلوق ہیں، جو اس سے رزق پاتے ہیں، جو اس کے در کے سوالی ہیں، جو اس کے فقیر ہیں۔ وہ اس غنی کی نہیں سنتے اس لئے کہ وہ اس کے قریب نہیں ہیں۔ انسان اس کے قریب ہوتا جس کو پہچانتا ہے، جس کو جانتا ہے اور جس کو وہ جان لیتا ہے اسے وہ مان لیتا ہے۔ تعلق کی بات بعد میں آتی ہے لیکن اسی سے جڑی ہوئی ہوتی ہے اور ہم سب جانتے ہیں کہ اس دنیا میں اگر اس کی نامانی تو اس کے نتیجے میں ہمارے ساتھ کیا بیتنے والا ہے؟ ہم یقیناً اللہ تعالیٰ کے ہیں یہ زبان سے کہنا کتنا

آسان ہے:

﴿وَاِنَّا لِلّٰهِ﴾

''بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے ہیں۔''

ہاں ہم اللہ تعالیٰ کے ہیں اور انسان سمجھتا ہے کہ میری ذات میری اپنی ہے۔ ارد گرد ہونے والی اموات اعلان کرتی رہتی ہیں کہ میری ذات اپنی نہیں ہے۔ کون ہے جو چاہتا ہے کہ اسے مٹی میں دبا دیا جائے، کوئی بھی یہ نہیں چاہتا لیکن جب اس کی روح پرواز کر جاتی ہے، وہ اپنے مولیٰ کے پاس پہنچ جاتی ہے تو باقی کا وجود کس قابل رہ جاتا ہے؟ وہ مٹی میں دبا دیا جاتا ہے۔ اسی وجود کو کھلانے پلانے کے لئے، بنانے سنوارنے کے لئے ساری زندگی بتا دی جاتی ہے اور وہی وجود، وہی بدن، مٹی کی امانت مٹی میں پہنچ جاتی ہے۔

حقیقت تو اتنی سی ہے کہ وہ (اللہ تعالیٰ) باقی ہے اور ہم فانی ہیں۔ کتنا عجیب تعلق ہے کہ جس نے فنا ہو جانا ہے وہ باقی رہ جانے والی ذات سے تعلق بنالے تو کیسے اس کی ذات تو نہیں لیکن اس کی صفات صالحات امر ہو جاتی ہیں۔ ہاں وہ یہ کہتا ہے کہ:

﴿وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ﴾

''باقی رہنے والی نیکیاں ہیں۔''

نیکی کیسے وجود میں آتی ہے؟

کیا نیکی کسی ارادے کے بغیر وجود میں آتی ہے؟

کیا نیکی کا ارادہ کسی تعلق کے بغیر وجود میں آتا ہے؟

کیا ارادے کے پیچھے چھپی ہوئی خواہش کسی تعلق کے بغیر وجود میں آتی ہے؟

کیسے کوئی انسان کسی کام کو کرنے کے لئے آمادہ ہوتا ہے؟

کیسے اس کو ترغیب (Motivation) ملتی ہے؟

کیسے وہ کسی کام کے لئے تیار ہوتا ہے؟

عمل کے پیچھے ارداہ ، ارداے کے پیچھے Strong Motivation اور Strong Motivation کا سبب اس کی ذات کا تعلق ہے۔ نیک اعمال اس کی ذات پر یقین کے ساتھ وجود میں آتے ہیں لہٰذا اس کی ذات کے ساتھ تعلق بنانا، اس کے قریب ہونا یہ ہماری ضرورت ہے کیونکہ اس تعلق کے بغیر ہم اپنی زندگی کا مقصد بھی پورا نہیں کر سکتے۔ اتنی سچی بات ہے کہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾ (الذاریات:56)

''میں نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کے سوا کسی مقصد کے لے پیدا نہیں کیا۔''

یہ عبادت کیا ہے؟

ہر وہ قول، ہر وہ عمل، خواہ وہ دل کا ہو، زبان کا ہو یا بدن کا، جو اللہ تعالیٰ کو پسند آجائے، جس کا اس نے حکم دیا ہو، جس کے لئے اس نے مطالبہ کیا ہو۔ عمل میں تو نگاہوں کا عمل بھی آتا ہے، عمل میں تو سماعت کا عمل بھی آتا ہے، عمل میں تو قلب کا عمل بھی آتا ہے اور سارے ہی اعمال عبادت ہو جاتے ہیں جب وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے، اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق اور نبی ﷺ کے طریقے کے مطابق انجام دیے جاتے ہیں۔ شیخ صالح ابن عثیمین نے اس معاملے کے ہمارے لئے کتنا آسان کر دیا کہ:

''ہم سب اللہ تعالیٰ کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔''

انسان کتنا نادان ہے کہ سمجھتا ہے میں اپنے لئے پیدا ہوا ہوں، ایک ماں یہ سمجھتی ہے میں اپنے بچوں کے لئے پیدا ہوئی ہوں، ایک بیوی یہ سمجھتی ہے کہ مجھے میرے شوہر کے لئے بنایا گیا ہے، جو مال کا بیٹا ہے، درہم و دینار کا بیٹا ہے وہ کہتا ہے کہ میں تو مال کے لئے پیدا

ہوا ہوں، جو شہرت کے لئے جیتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ میں تو دنیا میں اچھا نام کمانے کے لئے پیدا ہوا ہوں۔ کتنی نادانی ہے کہ انسان یہی نہ سمجھ پائے کہ اسے کیوں پیدا کیا گیا؟

ہم سب اللہ تعالیٰ کے لئے پیدا کئے گئے ہیں اور ہماری زندگی کا مقصد عبادت ہے۔ وہ کام کرنے ہیں، وہ نیکیاں جو اللہ تعالیٰ کی خوشی کے لئے ہوں، محمد ﷺ کے طریقے کے مطابق ہوں۔ ہماری ہر بات، ہماری ہر نظر، ہماری سماعت اور ہر سوچ جو دل میں آئے وہ ربّ عظیم کی پسند کے مطابق آئے، جو دل سے نکلے وہ ربّ کی ناپسندیدگی کی وجہ سے نکلے۔ زندگی کی ایک ایک تار، ایک ایک چیز اس سے جڑی ہوئی ہے۔ ہم سب اللہ تعالیٰ کے لئے پیدا کئے گئے ہیں اور ہماری زندگی کا مقصد عبادت ہے تا کہ ہمارے دل محبت اور تعظیم کے ساتھ اس ذات سے جڑ جائیں۔ تو ہم سب کیوں پیدا ہوئے؟

اس لئے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے محبت کریں، اپنے مولیٰ کے قریب ہو جائیں۔ ہم عبادت بھی اس لئے کرتے ہیں کہ ہم اس سے محبت کر سکیں۔ ہم زندگی میں جتنی ریاضت کرتے ہیں وہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں محبوب ہو جائے۔ محبت ہماری ضرورت ہے، وہ محبت جو اللہ تعالیٰ کی ذات سے ہے۔ محبت جان پہچان کے بغیر نہیں ہوتی اور یہ محبت تقاضا کرتی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے بارے میں جانیں، اس کو پہچانیں اور اس کی ذات پر یقین ہمارے قلب کی گہرائیوں میں اتر جائے، پیوست ہو جائے۔ یہ یقین جتنا پختہ ہوتا ہے اتنی ہی محبت ہوتی ہے، جتنی یہ محبت بڑھتی ہے اتنی ہی نیکیاں کرنے کی محبت بڑھتی ہے۔

تو نیک اعمال کیسے وجود میں آتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ کی محبت میں، اللہ تعالیٰ کے لئے۔ اگر آپ نگاہ دوڑا کر دیکھیں اس پوری کائنات میں ہر چیز اللہ تعالیٰ کی ہے اس لئے کہ اسے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا، اس کا مالک وہ اللہ ہے، اس کی تدبیر اور انتظام کرنے والا ربّ وہ ہے۔ اس کے لئے ہر طرح کا انتظام کرنے والا، راہنمائی کرنے والا، رزق دینے والا، وہی

پیدا کرنے والا، راستہ دکھانے والا اور راستے پر چلانے والا بھی ہے۔ اگر آپ غور کریں گے تو حیرت کی انتہا نہیں رہے گی۔ وہ ساری باتیں جن کا تجربہ آپ ہر وقت کرتے رہتے ہیں لیکن دراصل وہ تجربہ نہیں ہے صرف استعمال ہے مثال کے طور پر سورج کو ربّ نے بنایا ہے، پیدا کرنے والا وہ ہے، اس کو ربّ نے راستہ دکھایا۔ سورج اور چاند دونوں طے شدہ راستے پر چلے ہی جا رہے ہیں، دونوں ہی روشنی دیتے ہیں۔ ایک روشنی دینے والی چیز آپ کے پاس بھی ہے۔ آپ کی آنکھیں جن سے آپ جہان کو دیکھتے ہیں، آپ کو اپنی آنکھوں سے محبت ہے؟ کیا آپ کسی کو دے سکتے ہیں؟

ان آنکھوں سے آپ کیا کیا کچھ کرسکتے ہیں؟

یہ آنکھیں آپ کو راستہ دکھاتی ہیں

یہ آنکھیں آپ کو رنگ بتاتی ہیں

ان آنکھوں سے آپ چیزوں کو پہچانتے ہیں

یہ آنکھیں کتنی چیزیں Differentiate کرواتی ہیں

آنکھوں کی روشنی کیسے ممکن ہوئی؟

کس نے بصارت کو آنکھوں کے راستے سے ہمارے لئے نعمت بنادیا؟

چشمۂ بصارت کے پیچھے پورا سسٹم ہے، اگر یہ چشمہ سوکھ جائے تو سامنے نظر آنے والی آنکھ کچھ بھی نہیں کرسکتی۔ وہ ربّ ہے جو آنکھ کو بناتا ہے، آنکھ کو دیکھنا سکھاتا ہے۔ ہر آنکھ کو وہ کیسے ہدایت دیتا ہے۔ کان کو سننا سکھاتا ہے تو پیچھے سننے کی قوت، سننے کا سارا Process بھی رکھ دیتا ہے۔ سارے اسباب جو سننے کے لئے مہیا کرنے کی ضرورت ہے وہ پیدا کرتا ہے وہ کتنا عظیم ہے جس نے ہمیں آنکھوں جیسی دولت دی ہے۔ کوئی اس دولت کو اپنی زندگی میں اپنے کسی بہت عزیز کو بھی Donate نہیں کرنا چاہتا کیونکہ اندھا بننا کسی کو

پسند نہیں ہے۔کوئی نہیں چاہتا کہ وہ کچھ دیکھ نہ پائے، اس سے روشنی گم ہو جائے۔

وہ ربّ جیسے آنکھ کو دیکھنا سکھاتا ہے، روشنی کو راستہ دیتا ہے تو آنکھ روشن ہوتی ہے اور پورا جہان اس کے لئے روشن ہو جاتا ہے۔ وہ جو آنکھوں کو نور عطا کرتا ہے وہی ساری کائنات کا نور ہے، وہی ہر چیز کی روشنی ہے۔اور جانتے ہیں انسان کے وجود میں اس روشنی کا مرکز و منبع کیا ہے؟ انسان کا قلب، اس کا دل۔

یہ دل کی بستی خدا کی بستی ہے

یہ دل اس کا گھر ہے

اس کے گھر میں اسی کو نہیں بساتے!

یہ گھر تو اسی کا ہے لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا میرا دل اس روشنی سے محروم ہے؟ کیا صدا ہی محروم رہے گا؟ آخر کیوں! کیوں یہ دل روشن نہیں ہوتا، کیوں یہ دل بے کار کی باتیں سوچتا ہے، بے کار چیزوں کو اپنے اندر جگہ دیتا ہے۔ یہ قلب ہے، وہ دل نہیں جو خون پمپ کرتا ہے۔قرآن اسے قلب کہتا ہے، جو سوچتا ہے، جو Decision Maker ہے، جو فیصلے کرتا ہے، ارادے کرتا ہے۔ یہ ارادے کرنے والا دل، مختلف خیالات کی آماجگاہ بننے والا دل جو مختلف رجحانات رکھتا ہے، یہ دل اللہ تعالیٰ کی بستی ہے۔

کیوں اس دل میں کسی اور کو بسایا اور خواہشات کی بستی بنا دیا؟

کیوں اسے اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں کی محبت کی آماجگاہ بنا دیا؟

کیوں غیر اللہ کی محبت دلوں کے اندر بسی ہوئی ہے؟

ہاں یہی دل تو ہے جہاں سے ارادے اٹھتے ہیں۔ پیچھے Motivational Power یعنی محرک کیا ہے؟ وہ ربّ کی قوت ہے، وہ ربّ کی خوشی ہے۔کیا یہ دل ربّ کی خوشی سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو گیا؟ ربّ کی خوشی اس دل کے اندر جگہ نہیں بنائے گی؟

انسان کوئی کام رب کی خوشی کے لئے تو اس وقت کرتا ہے جب وہ رب اس دل میں بستا ہو۔
کیوں بسایا کسی اور کو؟ کیوں بسایا غیر اللہ کی محبت کو؟ کیا رب نے نہیں کہا تھا:

﴿قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ۨ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ﴾ (التوبہ:24)

آپ کہہ دیں کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارا خاندان اور وہ اموال جو تم نے کمائے ہیں اور وہ تجارت جس کے مندا پڑ جانے سے تم ڈرتے ہو اور وہ گھر جنہیں تم پسند کرتے ہو، تمہیں اللہ تعالی اور اُس کے رسول اور اُس کی راہ میں جہاد سے زیادہ محبوب ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ تعالی اپنا حکم لے آئے اور اللہ تعالی نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

﴿قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ﴾

''کہ دو تمہارے باپ۔''

یعنی تمہارے ماں باپ اور اوپر کی ساری نسلیں اس میں آجاتی ہیں۔

﴿وَاَبْنَآؤُكُمْ﴾

اور ''تمہارے بیٹے۔''

تم سے وجود میں آنے والے تمہارے جگر گوشے جو تمہیں بہت عزیز ہیں۔

﴿وَاِخْوَانُكُمْ﴾

اور ''تمہارے بھائی۔''

برابر کے سارے لوگ، سارے بہن بھائی جن کے ساتھ خصوصی تعلق ہوتا ہے۔

﴿وَأَزْوَاجُكُمْ﴾

اور ''تمہارے ازواج۔''

تمہاری بیویاں اور بیویوں کے لئے شوہر، اس رشتے کی محبت رب نے ہی دلوں میں بسائی ہے۔

﴿وَعَشِيرَتُكُمْ﴾

اور ''تمہارے کنبے قبیلے کے لوگ۔''

ہم نے اپنے دلوں میں خاندان اور قبیلے کی محبت بسائی ہوئی ہے اور وہ رب کہتا ہے اے رحمۃ للعالمین آپ بتادیں اگر تم نے اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر ماں باپ سے محبت کی، اللہ تعالیٰ پر اس محبت کو ترجیح دی، اگر تم نے اپنے بیٹوں سے، اپنی اولاد سے اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر محبت کی، اگر تم نے اپنے بہن بھائیوں سے اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر محبت کی، اگر تم نے اپنے کنبے قبیلے کے لوگوں سے، اپنی ازواج سے اپنے رب کریم سے بڑھ کر محبت کی۔

﴿وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا﴾

اور ''وہ مال جو تم نے کمائے ہیں۔''

مال جس میں انسان کا دل اٹکتا ہے اگر اس مال کی محبت اللہ تعالیٰ کی محبت سے بڑھ کر ہے۔ انسان مانتا تو نہیں ہے لیکن کیا سارا دن نو اور ننانوے کے چکر میں نہیں لگاتے اور اس مال کی محبت کی وجہ سے وقت ہی نہیں ملتا کہ رب عظیم کی طرف بھی توجہ کر سکیں۔

﴿وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا﴾

''اور تمہاری وہ تجارت جس کے ماند پڑ جانے کا تمہیں خوف ہے۔''

جس کے کم ہو جانے سے تم ڈرتے ہو، وہ Bussiness جس کے لئے ساری

زندگی لگا دی جاتی ہے۔ پہلے اس کے لیے تعلیم حاصل کرنے میں اور پھر اس کو بڑھانے کے چکر میں پھنسے رہتے ہیں۔

﴿وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ﴾

''اور تمہارے وہ گھر جو تمہیں بے حد عزیز ہیں۔''

کیسے ہر شخص ساری زندگی اپنے گھر کا خواب دیکھتا رہتا ہے اور اپنی ساری جمع پونجی اس گھر کو بنانے میں لگا دیتا ہے۔

﴿اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ﴾

''اگر تمہیں اللہ تعالیٰ سے زیادہ محبوب ہیں، اور اس کے رسول سے زیادہ محبوب ہیں اور اس کے راستے میں جہاد سے زیادہ عزیز ہیں۔''

کیونکہ اب تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا، تم اب کسی قابل نہیں ہو، تمہارے دل میں رب کریم کی محبت نہیں بسی، تمہارے دل میں اس کے رسول کی محبت نہیں بسی، تمہارے دل میں اس کے دین کے لیے کوشش کرنے کی محبت نہیں بسی تو دیکھو کب وہ وقت آتا ہے:

﴿فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ﴾

''تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے عذاب کا حکم لے آئے۔''

اور اس کے مقابلے میں جنہوں نے اپنے دل میں رب العزت کو بسایا ہے تو رب العزت نے ان کے بارے میں فرمایا:

﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ﴾ (البقرۃ:165)

''وہ لوگ جو ایمان لائے، وہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں بڑے شدید ہیں۔''

جنھوں نے مان لیا، جو تصدیق کرتے ہیں، جن کی زبانیں اعتراف کرتی ہیں، جنھوں نے اپنے رب کو جان لیا، جنھوں نے اپنے رب کو مان لیا، جنھوں نے اللہ تعالیٰ کو اپنا رب بنا

لیا۔ وہ شدت پسند ہیں انسانوں کی محبت میں نہیں، مال کی محبت میں بھی نہیں بلکہ اللہ کی محبت میں شدید ہیں کوئی اور محبت اس محبت سے بڑھ کر نہیں ہے۔ ہمیں پیدا کرنے کا مقصد بھی یہی تھا کہ ہم اپنے پیدا کرنے والے سے محبت کریں۔ پھر کیوں نہ کی وہ محبت جو ہم سے مطلوب تھی؟ وہ جیسے اقبال نے کہا:

تم ماہ شب چہار دہم تھے میرے گھر کے
پھر کیوں نہ رہا گھر کا وہ نقشہ کوئی دن اور

یعنی تم تو میرے گھر کے چودھویں کے چاند تھی پھر تمہاری وجہ سے میرے گھر کا نقشہ کیوں نہ بدلا۔ اگر اس ربّ کریم کی محبت چودھویں کے چاند کی طرح دل میں بستی،، چمکتی تو کیسے ممکن تھا کہ ہمارا دل نہ چمکتا۔ اور چودھویں کا چاند جب نکلتا ہے تو پورا روشن ہوتا ہے، اس کی کتنی ٹھنڈی میٹھی چاندنی ہوتی ہے۔

کیوں نہ بنایا اس ربّ کو دل کو روشن کرنے والا؟

کیوں نہ اسے قریب کیا؟

وہ کون ہے جو آپ کے قریب ہے؟

کوئی تو ہوگا جو اتنا قریب ہے کہ ربّ کو قریب نہیں کر پاتے!

کیا بسا ہوا ہے دل میں؟

کوئی چیز تو دل میں بسی ہوئی ہے

بنی اسرائیل سے رب العزّت نے یہ کہا تھا کہ بچھڑے کی محبت ان کے دلوں میں بسا دی گئی، رچا دی گئی، انہیں یہ محبت پلا دی گئی۔ ان کے دلوں میں تو بچھڑا بسا ہوا تھا، اس بچھڑے کو تلاش کریں جہاں آپ کا دل اٹکا ہوا ہے۔ جب تک اپنے دل کو خالی نہیں کریں گے تو اس ربّ کو اپنے دل میں کیسے بسائیں گے؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ دل کی بستی اجڑی ہوئی

ہے؟ کیوں کہ کوئی بھی نہیں بستا تو یاد رکھیے گا اجڑے دیاروں پر تو شیطان قبضہ کر لیتا ہے اور اجڑے دیار کسی انسان کے نہ ہونے کا پتہ دیتے ہیں۔ جن گھروں میں کوئی نہیں رہتا، جو اجڑ جاتے ہیں، زبانِ حال سے بتاتے ہیں یہاں کوئی نہیں رہتا۔

کوئی بستا ہے تو وہ کون ہے؟

اور اگر دل اجڑا ہوا ہے، کوئی نہیں بستا تو کس نے اجاڑا؟

﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلْإِنسَٰنُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ ٱلْكَرِيمِ﴾ (الانفطار: ۶)

اے انسان کس چیز نے تجھے اپنے ربّ کریم کے بارے میں دھوکے میں ڈال رکھا ہے؟

یہ بتاؤ کہ کس نے دھوکہ دیا؟

یہ تو بتاؤ کس دھوکے میں مبتلا ہو؟

کس دھوکے کی وجہ سے آپ کی تمناؤں کا رخ بدل گیا؟

اور آپ کی نظریں اپنے ربّ پر نہیں ٹکتیں

آپ کی تمناؤں کا مرکز وہ ذات نہیں ہے۔ سوچیں گے؟ بولیں گے؟ کون کھرا ہے؟ کون اپنے ساتھ مخلص ہے؟ کیا کیفیت ہے قلب کی؟ خالی کرنے کے لیے پتہ لگانے کی ضرورت ہے کہ دل میں کیا ہے؟ کیا بدگمانیاں ہیں؟ آپ لوگوں میں سے کتنے لوگ ہیں جو بہت حساس (Touchy) ہیں؟ فوراً کسی کی بات محسوس (Feel) کر جاتے ہیں، اندر ہی اندر کڑھتے رہتے ہیں اور دل کے اندر کسی غم کو پال لیتے ہیں کہ بدلہ لینے کی قدرت نہیں رکھتے۔ یا قدرت رکھتے ہیں اور غصہ بہت آتا ہے تو غصے کا مرکز کیا ہے؟ کہیں ایسا تو نہیں دل کے بہت سے دروازے ہیں اور وہ سارے چوپٹ ہیں؟ جب دل کے دروازے کھلے ہوں اور اردگرد کے ماحول میں آندھیاں اور طوفان چلتے ہوں، جھکڑ چلتے ہوں تو کیا اس کا اثر

دل پر نہیں آئے گا؟

میں بھی تو گرد آلود فضاؤں میں رہتا ہوں

میرا بھی تو دامن میلا ہو سکتا ہے

قلب کے اوپر ماحول کا اثر بھی ہوتا ہے تو ہماری کیا کیفیت ہے؟ کون کھرا اور مخلص ہے جو اپنے آپ کو جانچے کہ میرے دل کا کیا حال ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ سے محبت کرنا چاہتے ہیں تو اپنے آپ سے دو سوال کریں:

دل میں کیا ہے؟

دل میں کیا بسایا ہوا ہے؟

یہ دو الگ الگ سوال ہیں کہ دل میں کیا رچا بسا ہے؟ جو دل میں رچا بسا ہے وہی آپ کا مزاج ہے۔ تو کیا آپ کا مزاج ربّ کی محبت والا مزاج ہے؟ جب انسان کے قلب میں ربّ کی محبت ہوتی ہے تو اس کے سارے اعمال بدل جاتے ہیں۔ زبان کا عمل، نگاہوں کا عمل، سماعت کا عمل، انسان کے Gestures، انسان کے اعضاء کا عمل، سب بدل جاتے ہیں۔ اپنی زندگی کا جائزہ لیں اور جب آپ جائزہ لیں گے کہ دل میں کیا بسا ہے؟ تو اس اعتبار سے جائزہ لیں کان جو کچھ سنتے ہیں دل میں جا کے وہ کیا کرتا ہے؟ کہاں جا کے وہ بیٹھتا ہے؟ آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے وہ کیسی تصویر دل کے اندر بناتی ہے؟ تصویر تو بنتی ہے، ہم بچ تو نہیں سکتے لیکن ہر ایک کی کوشش کے مطابق وہ تصویر مختلف بنتی ہے۔

میں سمجھتی ہوں کہ انسان کو اتنا سچا ہونا چاہیے جو کچھ بھی دل میں آتا ہے، جو دل کی کیفیت ہوتی ہے وہ بیان کرے۔ جیسے ڈاکٹر کو اپنے بدن کے بارے میں بتاتے ہیں کہ میرا گلا خراب ہے، نزلہ ہو رہا ہے، بخار ہو گیا، سر میں درد ہے، پیٹ میں درد ہے، فلاں تکلیف ہے اور کچھ بھی چھپاتے نہیں ہیں۔ ذرا سی بھی کوئی اور چیز نظر آئے وہ بھی فوراً کہہ دیتے

ہیں۔ اس لیے کہ ہم اپنے بدن کے ساتھ مخلص ہیں لیکن ہمارا بدن بھی درست نہیں ہو سکتا جب تک کہ ہمارا قلب درست نہ ہو۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ جب کسی کے دل میں بہت بدگمانیاں آتی ہوں، جب کسی کے دل کے اندر کینہ اور بغض پلتا ہو تو اس کا دل مایوسی، غم اور پریشانیوں کی آماجگاہ بن جاتا ہے۔ یہ پریشانیاں Depression تک لے جاتی ہیں کیونکہ اس کا کہیں جی نہیں لگتا اور ایسا انسان کوئی تعمیری کام کرنے کے قابل نہیں رہتا۔ جیسے منیر نیازی نے کہا ہے کہ:

عادت ہی بنالی ہے تم نے تو منیر اپنی
جس شہر میں بھی رہنا اکتائے ہوئے رہنا

تو اکتاہٹ کیوں ہے؟ دل میں کچھ اور بستا ہے جو اس شہر میں نہیں ملتا۔ انسان کے اندر جب کوئی ولولہ، کوئی عزم نہ ہو، زندگی کے لیے کوئی بڑا خیال نہ ہو، وہ زندگی میں کوئی انقلاب نہ لانا چاہتا ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ دل میں کوئی اور بستا ہے۔ اپنی تلاشی لیں کیونکہ تلاشی لینا بہت ضروری ہے۔ کیا چیز اندر کہیں چھپی بیٹھی ہے؟ اگر کسی کے گھر کے اندر چور بیٹھا ہو تو کیا وہ تلاش نہیں کرے گا؟ یہ منفی اخلاق، اخلاق سیئہ بھی چھپے چور ہیں، اندر جاتے ہیں اور چھپ جاتے ہیں۔

جیسے ایک بار ایسا ہوا کہ مجھے بخار ہوتا تھا اور پھر اتر جاتا تھا پھر دوبارہ بخار ہو جاتا تھا۔ ٹائیفائیڈ تھا تو میں نے ڈاکٹر صاحب سے پوچھا کہ ڈاکٹر صاحب اس کی کیا وجہ ہے کہ Dose بھی پوری لی ہے اور اس کے باوجود بخار بار بار آتا ہے تو کہتے ہیں کہ دراصل بات یہ ہے کہ اگر ہم Booster Dose نہیں دیتے تو Spleen میں جا کر اس کے Germs چھپ جاتے ہیں۔ اگر باقاعدہ طور پر تعلیم نہیں لیتے تو قلب کو بھی Booster Dose نہیں ملتی جس کی وجہ سے سارے Germs اندر کہیں جا کے چھپ جاتے ہیں پھر

چاہے وقفے وقفے سے کچھ چیزیں سنتے رہیں لیکن Single Dose کام نہیں آتی۔ اس کے لیے Booster dose چاہیے۔ اصل میں اسماء وصفات کا علم Booster dose ہے۔ تاکہ آپ کے اندر جو جراثیم (Germs) چھپے ہوئے ہیں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی محبت دل میں جگہ نہیں بنا پاتی اس کو آپ خود تلاش کرنے کے قابل ہو جائیں۔

یہ کسی انسان کو شرمندہ کرنے والا معاملہ نہیں ہے بلکہ یہ ایسے ہی ہے جیسے اگر آپ کے کسی پیارے کے چہرے پر کوئی چیز لگ جائے تو آپ اسے بتائیں گے بھی اور خود آگے بڑھ کر اسے صاف بھی کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ بھی ہم سے یہی چاہتے ہیں کہ ایک دوسرے کے اندر برائیاں برداشت نہ کریں بلکہ تواصو بالحق کریں، تواصو بالصبر کریں۔ کوئی پھسلنے لگے تو اسے جمانے کے لیے کوشش کریں، کوئی سیدھے راستے پر نہیں آ رہا تو اسے لانے کی کوشش کریں اور مسلسل نصیحت کا عمل جاری رہنا چاہیے۔ کیونکہ Booster Dose بھی مل جائے تب بھی کچھ چیزوں سے پرہیز بہت ضروری ہے۔ جیسے ٹائیفائیڈ کا مریض ہے اگر باربی کیو لینے لگ جائے یعنی گوشت کھائے، روٹی کھائے یا نان اسے بہت پسند ہیں اور کھالے تو نتیجہ کیا نکلے گا؟ بے شک جتنی مرضی اچھی دوا لے لیں بہر حال غذا میں بھی پرہیز ضروری ہے۔

اسی طرح سے آپ کی دوستیاں بدلنی ضروری ہیں۔ ایسے افراد سے دوستی کریں جو آپ کو رب کی یاد دلائیں، آپ کو اچھی نصیحت کر سکیں وہی آپ کے مخلص دوست ہیں۔ اور جیسے نبی ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنْ أَحَبَّ لِلّٰهِ وَأَبْغَضَ لِلّٰهِ وَأَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْإِيمَانَ﴾

”جس نے اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کی، اللہ تعالیٰ کی خاطر دشمنی رکھی، بغض رکھا، جس

نے اللہ تعالیٰ کی خاطر دیا، اور اللہ تعالیٰ کی خاطر روک لیا اس نے اپنے ایمان کو مکمل کر لیا۔'' (ابوداؤد:4681)

اللہ تعالیٰ سے محبت ہوگی تو اللہ تعالیٰ کے لیے بھی محبت بھی ہوگی۔ پھر آپ کسی سے بغض رکھیں گے تو اللہ تعالیٰ کے لیے رکھیں گے مثال کے طور پر کوئی اپنے رشتہ دار سے خوف زدہ ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ یہ رشتہ دار مجھے نقصان پہنچائے گا تو رجوع کس سے کرے گا؟ امی سے! بہن سے! کزن سے! دوست سے! نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ سے رجوع کرے گا۔ رجوع الی اللہ کا کیا مطلب ہے؟ یہ دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کو کیا پسند ہے؟ رشتہ داروں کے بارے میں دل میں بغض رکھنا یا دل شفاف رکھنا؟ یقیناً دل شفاف رکھنا۔

پھر دل یہ کہتا ہے کہ اتنے تو تجربے کر لیے ہیں، تجربہ تو کچھ اور بتاتا ہے۔ سب کچھ ہمارے ہاتھ میں کب ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ کے حوالے کریں کیونکہ اس کے سپرد کی ہوئی کوئی چیز کبھی ضائع نہیں ہوتی۔ اپنے معاملے کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کریں گے تو کبھی ضائع نہیں ہوں گے۔ دنیا میں رشتہ داری خراب نہیں کرنی، آپ میں سے ایک ایک فرد اگر اپنے رشتے داروں کے بارے میں سچی بات بولے تو سب پتہ چل جائے گا کہ رشتہ داریوں کے بارے میں ابلیس نے کتنا کام کیا ہوا ہے۔ کسی پر 100 فی صد، کسی پر 90 فی صد اور کسی پر 70,80 فی صد یعنی کچھ نہ کچھ کام ضرور ہے۔ جب تک آپ اس دل کو خالی نہیں کریں گے تب تک اپنے ربِّ کریم کو دل میں نہیں بسا سکتے۔

دل کو ایسے تمام افعال سے بھی پاک کرنا ہے جو آپ کے اپنے ہوں جس کی وجہ سے آپ کا دل خراب ہو گیا اور ایسی ہستیوں کی محبت اور تعلق سے بھی پاک کرنا ہے جن کی وجہ سے دل خالی نہیں ہے۔ وہ ساری چیزیں جن سے انسان کو دنیا میں محبت ہو جاتی ہے ان سے بھی دل کو پاک کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے (آمین)۔

طالبات کے سوالات کے جوابات

طالبہ: میرے دل میں بہت زیادہ بدگمانیاں آتی ہیں۔کبھی میں معاف بھی کر دیتی ہوں، اس کے لیے دعائیں بھی کرتی ہوں لیکن پھر بھی میرا دل وہی کچھ کرتا ہے اور میرے اندر وہی چیزیں دوبارہ سے آجاتی ہیں۔

استاذہ: ابلیس نے تو اپنا کام کرنا ہے اور دل کے اندر بدگمانی آتی ہے۔دل کے اندر آنے والے خیالات کے بارے میں امام غزالی بھی کہتے ہیں اور حافظ ابن قیم نے کہا کہ:

"یہ (خواطر) خیالات جو دل کے اندر آتے ہیں ابلیس ایک خیال ڈالتا ہے چھپ جاتا ہے، پھر خیال ڈالتا ہے پھر چھپ جاتا ہے، پھر خیال ڈالتا ہے پھر دیکھتا ہے کہ ابھی بھی اسے پتہ چلا ہے کہ نہیں۔ جب وہ دیکھتا ہے کہ اس کو کچھ پتہ نہیں تو وہ دل کے اندر ایک ریل (Reel) ہی چلا دیتا ہے، ایک فلم ہی چلا دیتا ہے اور بندے کو لگتا ہے گویا یہی میرے دل میں ہے، وہ اسے اپنے دل کی بات لگتی ہے، اب وہ باتیں جب انسان کے اندر گھومتی ہیں تو دل کے اندر چسپاں ہو جاتی ہے وہاں سے خواہش جنم لیتی ہے، بری خواہش جیسے کسی کے بارے میں برا خیال رکھا، بدگمانی کی، وہاں سے اس کے بارے میں برا ارادہ جنم لے گا۔ یہ خواہش ارادے تک پہنچے گی، ارادے سے عمل وجود میں آئے گا یوں ایک انسان برا عمل کرنے کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔"

اس کے لیے ایک بہت خوبصورت کورس ہے "دل بدلے تو زندگی بدلے" جس میں اپنے دل کا جائزہ لینے اور اس کی اصلاح کے طریقے پتہ چلتے ہیں۔ آپ بھی یہ کورس کریں گے تو اس کا بہت نفع ہوگا (ان شاء اللہ)۔

طالبہ: یہاں آنے سے پہلے میرے دل کی کیفیت بھی پتھریلی اور بنجر زمین جیسی تھی۔

میں نے پہلے دو تین دفعہ قرآن کلاسز اٹینڈ بھی کیں لیکن جب اسی ماحول میں چلے جاتے تو کوئی اثر ہی نہیں ہوتا تھا۔

استاذہ: Booster Dose نہیں ملتی تھی۔

طالبہ: جب سے میں نے باقاعدہ یہاں پر کلاسز لینا شروع کیں، ڈپلومہ کا آغاز کیا تو اب اس کا یہ فائدہ ہوا ہے کہ جس طرح آہستہ آہستہ بارش ہوتی ہے اور تھوڑا اثر ہوتا ہے لیکن دیر پا ہوتا ہے جب کہ تیز بارش ہوئی اور پانی بہہ گیا، چلا گیا، تو باقاعدہ کلاسز سے بالکل ہلکی بارش والا اثر ہے۔ وہ بارش جیسے سما جاتی ہے اس طرح سے اس کا اثر ہے تو میں تو یہ کہوں گی کہ اگر ہم مستقل سیکھیں تو ہم پر زیادہ اثر ہوگا اور میں الحمد للہ بہت کچھ حاصل کر رہی ہوں۔

استاذہ: الحمد للہ

طالبہ: استاذہ ابھی آپ نے کہا کہ جب تک دل خالی نہیں ہوتا تب تک اللہ تعالیٰ دل میں نہیں بس سکتے۔ میرے دل کی عجیب کیفیت ہے اللہ تعالیٰ بھی ہیں اور چھوٹے چھوٹے بچھڑے بھی ہیں تو مجھے اس بات کی سمجھ نہیں آتی۔ اب میں اللہ تعالیٰ کے لیے یہاں پر آتی ہوں میرا دل یہ بھی نہیں مانتا۔

استاذہ:　　نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم

نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے

﴿لا الی ھٰؤلاء ولا الی ھٰؤلاء﴾

''نہ اِس طرف اور نہ اُس طرف۔''

ایک فیصلہ کرنا پڑے گا، اگر آپ یہ محسوس کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی محبت ناگزیر ہے، ہماری ضرورت ہے اور یقیناً زندگی کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ

سے محبت کرنا چاہتے ہیں تو باقیوں کو نکال دیں۔ باقیوں کو نکالنا ضروری ہے جو چھوٹے چھوٹے بچھڑے ہیں۔ اس کے بارے میں آپ کو پتہ ہے یا اللہ تعالیٰ کو پتہ ہے۔ اس پر بات کریں گے کہ ان کو کیسے نکالا جا سکتا ہے؟ (ان شاء اللہ)

طالبہ: میرے اندر لوگوں کی محبت غالب آجاتی ہے۔ بہن بھائیوں کی، والدین کی اور رشتوں کی محبت اتنی زیادہ ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اس طرح کا تعلق نہیں بنتا۔

استاذہ: اس کی وجہ یہ ہے کہ دل کو یقین نہیں ہے اللہ تعالیٰ سے سب سے بڑھ کر محبت کرنی ہے۔ کیا آج آپ کے دل کو یہ یقین آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے سب سے بڑھ کر محبت کرنی ہے؟ یہ ہماری ضرورت ہے، یہ ہمارے ایمان کا تقاضا ہے اور اس محبت کے بغیر کسی نیکی کا ارادہ جنم نہیں لے سکتا اور جب نیکی کا ارادہ ہی نہیں ہوگا تو عمل کیسے ہوگا۔

طالبہ: ایسے محسوس ہوتا ہے کہ دل کے جو Major دروازہ ہیں ان کے بارے میں تو ہمیں معلوم ہے، ان کو تو ہم بند کر لیتے ہیں لیکن ابھی بھی کچھ روشن دان یا کچھ سوراخ باقی ہیں کہ جن سے کہیں نا کہیں کچھ ایسے طریقے سے آتا ہے کہ جب وہ کام کر دیتا ہے تو اس کے بعد احساس ہوتا ہے کہ یہ کام تو اس طرح نہیں ہونا چاہیے تھا۔

استاذہ: مجھے آپ کی بات سے سیدنا ابوبکر صدیق یاد آگئے جب وہ غار ثور میں گئے اور نبی ﷺ کو انہوں نے ٹھہرایا، غار کو صاف کیا، پھر ارد گرد دیکھا کہ کہیں سوراخ تو نہیں ہے پھر انہوں نے اپنی چادر پھاڑی اور چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے اس سے مختلف سوراخ بند کر دیے۔ ایک سوراخ رہ گیا تو اس پر اپنا پاؤں رکھ دیا۔ رسول اللہ ﷺ سو رہے تھے کہ ایک موذی جانور آیا اور اس نے پاؤں پر کاٹ لیا۔ جب اس نے کاٹا تو درد کی شدت سے آنکھ سے نکلنے والا آنسو لڑھک کر نبی ﷺ کی گال پر گرا اور آپ ﷺ کی آنکھ کھل گئی۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ کیا ہوا؟ تو اس وقت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بتایا پھر

آپ ﷺ نے اپنا لعاب لگایا تو موذی جانور کے ڈسنے سے جو کیفیت پیدا ہوئی تھی وہ دور ہوگئی (الحمدللہ)۔

یہ تو ساری زندگی کا کام ہے کہ آپ یہ سوراخ، یہ دروازے، کھڑکیاں، یہ روشن دان بند کرتے ہی رہیں گے۔ آپ ایک بند کریں گے تو دوسرا کھولنے کے لیے ابلیس حملہ کر دے گا، دوسرا کریں گے تو تیسرا کھولنے کے لیے حملہ کرے گا۔ اسی کے لیے تو نیک لوگوں کی بستی میں رہنا، نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنا بہت زیادہ ضروری ہے اور ایسے کام کرنے ضروری ہیں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق کا معاملہ دل کے اندر ہمیشہ تروتازہ رہے۔ یعنی اس کی سوچ، اس کے بارے میں غور وفکر اور ارد گرد کا ماحول ایسا ہو جہاں ہر وقت لوگ نیکی کی تلقین کرنے والے، برائی سے روکنے والے ہوں۔ اس کی وجہ سے جب حملہ ہوگا تو آپ کی طرف سے مقابلہ بھی ہوگا (ان شاء اللہ)۔ اگر ان سارے دروازوں کو ایک ہی وقت میں بند کرنا ممکن ہو جائے تو سارے بے فکر ہو جائیں کہ تمام دروازے، کھڑکیاں بند کر دیے ہیں اور اب کوئی نقصان نہیں ہوگا لیکن اللہ تعالیٰ نے زندگی کو امتحان بنایا ہے اس لیے کھلنے اور بند ہونے کا سلسلہ جاری رہے گا۔

طالبہ: میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ایک وقت تھا جب مجھے لگتا تھا کہ میں بڑی مظلوم ہوں، بڑے ظلم ہو گئے ہیں۔ پھر اتنی ضد اور انا آ گئی تھی میرے اندر کہ میں یہ کہتی تھی کہ اگر خوش نہیں رہنا تو رہنے بھی نہیں دینا۔ پھر جب میں نے دل کے دروازے پڑھا تو مجھے احساس ہوا کہ میرے تو سارے دل کے دروازے کھلے تھے پھر میں کیسے مظلوم ہوگئی۔ پھر میں نے اپنے آپ کو بہتر (Improve) کرنے کی کوشش کی۔

استاذہ: ہاں یہ کتنا اہم (Important) ہے اور یہ صرف آپ کا معاملہ نہیں ہے بلکہ خواتین کا عمومی طور پر ایسا ہی مزاج ہوتا ہے۔ اس بچی کا اپنے بارے میں تجزیہ

(Analysis) کتنا خالص (Pure) ہے۔ جو اس نے اپنی ذات کے اندر سے نکالا ہے کہ میں اپنے آپ کو مظلوم سمجھتی تھی اور میں نے ٹھان لی تھی کہ اگر میں خوش نہیں تو کوئی بھی خوش نہیں ہوگا۔ ایسا ہوتا ہے اور دنیا میں فساد اسی طرح سے پھیلتا ہے۔

استاذہ: اب کیا حال ہے؟

طالبہ: اب صلہ رحمی کی آیات پڑھیں ہیں تو صلہ رحمی بھی کر لی۔ اب میرے دل میں یہ آتا ہے کہ اچھا میں نے معاف کر دیا حالانکہ اس نے تو میرے ساتھ یہ زیادتی بھی کی تھی، یہ بھی کی تھی پھر میں بھول کیسے گئی؟ ابھی بھی دل خالی نہیں ہو رہا، دل میں نفرت ابھی بھی اٹھتی ہے۔

استاذہ: اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ایسا نہیں ہوتا کہ ایک بار آپ نے سوچ لیا، آپ نے صفائی کرنے کی کوشش کر لی پھر اس کے بعد دوبارہ کبھی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ آپ اپنا گھر کتنے دن کے بعد صاف کرتے ہیں؟ روزانہ کرتے ہیں۔ آپ جن برتنوں میں کھانا کھاتے ہیں وہ کب دھلتے ہیں؟ روزانہ دھلتے ہیں یعنی جب وہ خراب ہوتے ہیں، گندے ہو جاتے ہیں پھر آپ انہیں دھو لیتے ہو۔ آپ جو کپڑے پہنتے ہیں وہ کب دھلتے ہیں؟ جب گندے ہوتے ہیں تو دھل جاتے ہیں۔

آپ کا بدن بھی میلا ہو جاتا ہے اور اس کے کچھ حصے ایسے ہیں جن کو آپ دن میں پانچ مرتبہ دھوتے ہیں (الحمدللہ) وہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے ورنہ انسان کبھی پانچ دفعہ اپنے آپ کو اس طرح سے Wash نہ کرتا۔ پھر بدن میلا ہوتا ہے تو آپ غسل کرتے ہیں۔ کچھ لوگ روزانہ غسل کرتے ہیں چاہے سردیاں ہوں یا گرمیاں اور کچھ لوگ روزانہ غسل نہیں کرتے لیکن بہرحال اللہ تعالیٰ نے اس کی بھی ایک Limit رکھ دی ہے۔ ہفتے میں ایک بار تو ضرور ہی غسل کرنا ہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ طاہر اور پاک رہنے کے لیے، پاک زندگی

گزارنے کے لیے کچھ کام تو روزانہ کرنے کے ہیں، کچھ دن میں پانچ بار کرنے کے ہیں اور کچھ ایسے کام ہیں جو ہفتے میں ایک بار کرنے کے ہیں۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو جمعہ کی نماز با جماعت پڑھتے ہیں اور خطبہ سنتے ہیں کیونکہ ہفتہ وار صفائی ہو جاتی ہے، اس کا کافی فائدہ ہوتا ہے (الحمدللہ)۔ اجتماعی طور پر آپ خواہ کتنا ہی علم حاصل کر لیں لیکن آپ کو اپنا دل صاف کرنے کے لیے مسلسل کوشش کرنی ہے۔

کتنی چیزیں ہیں جن پر مٹی پڑ جائے تو عمومی طور پر لوگ اسے برداشت کر لیتے ہیں مثال کے طور پر بلب کے اوپر جو مٹی ہے، لائٹ پر جو مٹی ہے یا پنکھے کے اوپر ہے تو آپ اسے روزانہ صاف نہیں کرتے لیکن جو بہت نفیس لوگ ہوتے ہیں، صفائی پسند ہوتے ہیں ان کو چین نہیں آتا جب تک کہ ہر جگہ کی مٹی صاف نہیں کر لیتے۔ تو ذرا سوچیں کہ آپ لکڑیوں کی مٹی صاف کریں، کپڑوں پر جمنے والی گرد کو بھی صاف کریں، برتن بھی صاف کریں، فرش بھی صاف کریں اور جس چیز کی صفائی کی سب سے زیادہ ضرورت ہے اس کو صاف ہی نہ کریں۔ یہ بات ضرور سمجھ لیں کہ یہ مسلسل جاری رہنے والا عمل ہے۔ صفائی ستھرائی میں تسلسل ہونا چاہیے اور اپنے دل کا محاسبہ کریں۔ ہر روز یہ جائزہ لینا ضروری ہے اب کیا حال ہے؟ اور پھر ان حالات کے مطابق استغفار بھی کریں، اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کریں اور عملی طور پر کوشش بھی کریں۔

طالبہ: عملی طور پر کوشش بھی ہے، دعائیں بھی ہیں لیکن دل کو سکون کب آئے گا مطلب پر سکون حالت (Condition) کب ہوگی کہ اب کوئی بے چینی نہیں ہے، بے سکونی نہیں ہے یہ حالت (Condition) کب آئے گی؟

استاذہ: جب آپ اللہ تعالیٰ کو دل میں بسا لیں گی تو سکون آجائے گا۔ اس لیے اپنے ربّ کو دل میں رکھنا ہے۔

طالب:اب لگتا ہے جیسے آج کی کلاس کے بعد میرے دل کی حالت (Condition) یہ ہوئی ہے ،اب ہماری روحانی بیماریوں کا علاج شروع ہو گیا ہے۔ دراصل ہماری روح ہی مردہ تھی ،ہم زندہ لاشیں چلتے پھرتے دنیا کے سارے ہی کام کرتے تھے لیکن سمجھ نہیں آتی تھی کہ یہ مکمل بھی نہیں ہو رہے ،جو ہم کرنا چاہتے ہیں وہ کام بھی نہیں ہو رہا۔ ہمیں دراصل ان راستوں کا نہیں پتہ جہاں کامیابیاں ہیں۔تو الحمدللہ آج اساتذہ سے کچھ سمجھنے کا موقع ملا ہے اور میں یہ سمجھتی ہوں کہ یہ ہماری بیماریوں کا علاج ہو رہا ہے۔ ہمیں صحیح راستے کے تعین کا پتہ نہیں تھا، اللہ تعالیٰ کی محبت جو ہمارا سب سے پہلا فرض ہے کہ ہم نے اپنے رب کو پہچاننا ہے اور ہم نے اپنے رب کو کیسے پہچاننا ہے؟ اس کا ہمیں بالکل بھی نہیں پتہ تھا کہ کیسے پہچانیں۔ درختوں سے پہچانیں، پودوں سے پہچانیں وہ تو ہم دیکھتے تھے جب کبھی ہمیں سامنے نظر آ جاتے تو ہم اپنے اللہ کو یاد کر لیتے ہیں لیکن لمحہ لمحہ کیسے ہمارے ہر کام کا نقطہ ہمارے رب سے ہی جڑنا ہے۔تو الحمدللہ ہم نے سیکھا ہے اور یہ سیکھنے کا عمل میری خواہش ہے کہ ساری زندگی جاری رہے۔ میں یہ پیغام اپنے بہن بھائیوں سے، دوست احباب سے شیئر کرتی ہوں کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کو اپنا بنانے کی کوشش کریں جیسے میں کر رہی ہوں۔

طالب: استاذہ جو آپ نے آخری بات کی ہے کہ دل کے اندر کیا ہے؟ اس میں حسد، کینہ، بغض، غصہ وغیرہ یہ ساری چیزیں آتی ہیں لیکن یہ دل کے اندر رہتی ہیں باہر نہیں آتیں۔ وہ سب کچھ کسی کے اوپر نکلتا نہیں ہے اور پھر میری اپنے آپ سے جنگ شروع ہوتی ہے کہ ایسا کیوں ہوا ہے؟ پھر آہستہ آہستہ کچھ اللہ تعالیٰ کا تعلق ملتا ہے تو خود ہی یہ چیزیں ختم ہو جاتی ہیں۔ اور بار بار یہی Process چلتا ہے، پھر میں کہتی ہوں کہ ٹھیک ہے اللہ تعالیٰ نے کہا ہے غصہ نہیں کرنا اور میں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے چھوڑ دیا لیکن پھر انسان کیوں بار

بار ایسا کرتے ہیں اور یہ چیز مجھے ستاتی ہے۔

استاذہ: بات یہ ہے کہ جب آپ دنیا میں کسی سے محبت کرتے ہیں اور آپ نے محبت کا تجربہ (Experience) کیا ہوگا ماں سے محبت، اپنے بہن بھائیوں سے محبت رشتوں کی محبت اور جو انسان کے دل کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے کیا آپ اس کے ناپسندیدہ کام اس کے سامنے جاری رکھتے ہیں؟ جن سے وہ نفرت کرتا ہے۔ نہیں کیونکہ انسان کا دل ڈرتا ہے کہ کہیں وہ مجھ سے ناراض نہ ہو جائے۔ انسان قلبی طور پر یہ چاہتا ہے کہ جس سے میں محبت کرتا ہوں مجھے اس کو راضی رکھنا ہے۔

تو زندگی کی کہانی یہی ہے جب اسے یعنی اللہ تعالیٰ کو دل میں بسائیں گے تو ان شاء اللہ تعالیٰ اس کی پسند کا خیال رکھیں گے اور ناپسندیدہ کاموں کو دور پھینک دیں گے۔ اور یہ جو دل کے اندر گہری جمی ہوئی کائیاں ہیں، گہری جمی ہوئی گندگی ہے تو ظاہر ہے کہ اس کے لیے زیادہ کوشش کی ضرورت ہے۔ جیسے دھاتوں کو پگھلانے کے لیے زیادہ Heat دی جاتی ہے اور گندگی کو نکالنے کے لیے بھی بہت سے طریقے اختیار کیے جاتے ہیں۔ پہلے گندگی ہٹانی پڑتی ہے پھر جگہ کو صاف کرنے کے لیے Accordingly چیزیں استعمال کی جاتی ہیں۔ جیسے بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کسی عام فرش کے اوپر بہت زیادہ گندگی کی وجہ سے داغ لگ گئے ہیں، اگر ٹائلز ہوں تو ٹائل کلینرز اور اگر ویسے فرش ہو تو کوئی ایسڈ وغیرہ استعمال کیے جاتے ہیں۔ تو آپ یہ دیکھ لیں کہ اتنا بڑا Treatment ہوتا ہے تو یہ آسان نہیں ہے۔ سب سے زیادہ جو چیز آپ کو فائدہ دے گی وہ اللہ کے رسول ﷺ نے بتائی ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

”خبردار! دلوں کو زنگ لگ جاتا ہے جس طرح لوہے کو زنگ لگ جاتا ہے۔“

صحابہ رضی اللہ عنہم نے دریافت فرمایا: ”اس زنگ کو کیسے دور کیا جائے؟“

آپ ﷺ نے فرمایا: ﴿كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ﴾
''کثرت سے قرآنِ پاک کی تلاوت اور کثرت سے آخرت کی یاد۔''
(مشکوٰۃ:2168/اسنادہ ضعیف)

اچھی خوب صورت انداز میں خود تلاوت کریں، اچھی تلاوت سننا اپنی روٹین بنائیں آپ کی دل کی دنیا بدل جائے گی۔ (ان شاء اللہ تعالی)

آپ اس کتاب کے آڈیو اور ویڈیو کورس سے بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

قرآن میں حرف
حرف میں کہانی
کہانی میں انسان
انسان اور قرآن

قرآن اور رحمن
رحمن میں خوشی
خوشی میں رنگ

رنگ زندگانی کے
زندگی میں لگن
لگن میں قرآن ہے

قرآن میں پیار
پیار میں زندگی
زندگی میں قرآن

قرآن میرا دوست
دوست میرا لافانی
فانی ہے انسان
انسان اور قرآن

قرآن میں نغمگیت
نغمگیت میں تاثیر
تاثیر میں سکون
سکون اور قرآن
قرآن ہے انسان کا

انسان اور رحمن
رحمن کی خوشی
خوشی کی پہچان
پہچان اور قرآن

پہچان اور لفظ
لفظ اور رحمن
رحمن کی پہچان
پہچان اور قرآن

قرآن اور زندگی
زندگی اور تم
تم اور قرآن

قرآن اور مزہ
مزہ زندگی کا
زندگی تمہاری ہے

زندگی ادھاری ہے
جانے کی تیاری ہے
تیاری اور قرآن

قرآن اور وقت
وقت ہے قرآن کا